سوال

(366)اگر عورت کے دوسرے نکاح کے بعد مفقود الخبر شوہر واپس آجائے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص مفقود الخبر ہو اور بعد انقضائے مدت کے جو شرع شریف سے ثابت ہے، اس کی بی بی نے نکاح کرلیا اور شوہر ثانی سے لڑکے بھی پیدا ہوئے اور اب اس کا شوہر اول باہر سے آیا تو وہ اپنی بی بی کو پاسکے گا مع لڑکے کے یا صرف بی بی کو پائے گا یا کسی کو نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں شوہر کو اختیار ہے چاہے بی بی لے لے یا جو مہر بی بی کو دے چکا ہے وہ مہر واپس کرلے اور لڑکے نہیں پاسکتا۔ کیونکہ یہ لڑکے شوہر ثانی سے بنکاح صحیح وجائز پیدا ہوئے ہیں، پس یہ لڑکے شوہر ثانی کے لڑکے ہیں، نہ کہ شوہر اول کے۔ "نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ"(165/2) میں ہے:

"عن یحیٰ بن جعدۃ ان رجلا انتسفتہ الجن علی عہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فاتت امراتہ عمر فامرہا ان تتربص اربع سنین ثم امر ولیہ بعد اربع سنین ان یطلقھا ثم امرہا ان تعتد فاذا انقضت عدتھا تزوجت فان جاء زوجھا خیر بین امراتہ والصداق"[1] (رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ)

''یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنوں نے ایک شخص کو غائب کردیا۔ اس کی بیوی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی تو انھوں نے اسے چار سال تک (گم شدہ خاوند کا) انتظار کرنے کا حکم دیا۔ پھر چار سال گزرنے کے بعد (جب اس کا خاوند نہ آیا) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس (گم شدہ) کے ولی کو حکم دیا کہ وہ اس (عورت) کو طلاق دے دے۔ پھر انھوں نے اس (عورت) کو عدت گزارنے کا حکم دیا، پھر جب اس کی عدت پوری ہوجائے تو وہ شادی کرلے۔ پھر اگر اس کا سابقہ شوہر آجائے تو اسے اس کی بیوی یا حق مہر لینے کا اختیار دیا جائے''

---

[1]۔ مصنف عبدالرزاق (85/7) سنن سعید بن منصور (401/1) مصنف ابن ابی شیبہ (522/3) سنن الدار قطنی (421/2)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:576

محدث فتویٰ